© rasailojaraid.com

شیخ محمد عبدہ نے مصر کی معاشرتی اصلاح اور خاص طور سے ازہر کی اصلاح کی جو کوششیں کیں، احمد امین نے اُنہیں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:۔ ازہر کی اصلاح کوئی آسان کام نہ تھا، اس سے قبل کوئی بھی اس امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا تھا...... دوسرے اس سے اربابِ ازہر کی دشمنی مول لینا تھی، وہ قدیم سے اتنے مالوف ہو چکے تھے کہ اس کو داخل ایمان سمجھتے تھے، ہر جدت کو کفر خیال کرتے تھے۔ لفظی نزاع، جملہ کی تشریح اور غلطی کی تاویل میں اُن کی عمریں بسر ہو جاتی تھیں۔ وہ حقائق دنیا سے آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے، جو کوئی اصلاح کا بیڑا اُٹھاتا، اس کے خلاف ماحول مسموم بنا دیتے۔ مذہب کی پناہ لے کر حکومت کو ڈراتے، عوام کو بھڑکاتے اور اصلاح کی آواز کا گلا دبا دیتے۔ ان کی کوشش ہوتی کہ چند نوجوان جو اصلاح کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ اس کام سے دست بردار ہو جائیں۔

شیخ محمد عبدہ کو اپنی اصلاحی کوششوں میں ان سب مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا، آخر میں وہ ازہر کی اصلاح سے مایوس ہو گئے، اور اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

"خاتمہ کلام" میں مصنف نے لکھا ہے کہ یہ بزرگ گزر گئے، اُنھوں نے اپنے زمانے اور اپنے ماحول کے مطابق اصلاحی کام کئے۔ ان بزرگوں نے اصلاح کا بیج بویا تھا، اور ہم نے اس کا پھل کھایا۔ جزا اور وفا کا تقاضا ہے کہ ہمارے نوجوان بھی اصلاح کے کام میں اُن کے نقشِ قدم پہ چلیں، اور آئندہ نسل کے لئے نیک کام کا بیج بوتے جائیں۔

مترجم شیخ نذیر حسین ایم اے، نے اس کتاب کا بڑا اچھا ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ اتنا رواں ہے کہ یہ ترجمہ کے بجائے اصل معلوم ہوتا ہے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کتاب اس طرح چھاپی گئی ہے کہ اُسے دیکھ کر کسی کو خیال نہیں آ سکتا کہ یہ کتاب اس قدر مفید موضوع پر ہے، جسے ہر شخص کو پڑھنا چاہیئے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے ہر شخص پڑھے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ناشرین نے اس کو عام کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

(م۔س)

ماہنامہ "البلاغ" کراچی

یہ ماہنامہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان ہے۔ اور اپریل ۱۹۶۷ء سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اپریل اور مئی کے دو شمارے اس وقت ہمارے سامنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ رسالے کے سرپرست حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتیِ اعظم پاکستان اور مدیرِ اعلیٰ محمد تقی عثمانی صاحب استاد دارالعلوم کراچی ہیں۔

تجدد اور قدامت زندگی کے دو پہلو ہیں، اور زندگی کی بقا و ترقی کے لئے ہمارے نزدیک دونوں کے دونوں لازمی ہیں۔ قدامت کی نظر چونکہ ماضی پر ہوتی ہے، اس لئے اُس میں قدرتاً زیادہ ٹھہراؤ ہوتا ہے۔ اور تجدد نئی امنگیں رکھتا اور نئے راستوں کا جویا ہوتا ہے، اس لئے اس میں بے قراری پائی جاتی ہے۔ محض ٹھہراؤ جمود اور فرسودگی کا موجب ہوتا ہے۔ اور بے قراری میں لغزشوں اور غلطیوں کا امکان رہتا ہے۔ چنانچہ تجدد پر قدامت کی نگرانی رہنی چاہیئے اور ضروری ہے کہ وہ تجدد پر برابر تنقید کرے، تجدد حال اور مستقبل کی طرف زیادہ دیکھتا ہے اور انہیں کے تقاضے اُسے عمل پر اُبھارتے ہیں، لیکن قدامت کی نگرانی و تنقید اُسے ماضی سے بے تعلق نہیں ہونے دیتی۔

ہم اس وقت ایک ایسے دَور سے گزر رہے ہیں، جس میں بڑی تیزی سے اور بڑے وسیع پیمانے پر بدلتے ہوئے حالات، تجدد کے متقاضی ہیں اور وہ کوئی چاہے یا نہ چاہے، ہو رہا ہے اور ہو کر رہے گا۔ قومی زندگی کے ایسے مرحلوں میں لغزشوں کا بھی بڑا امکان ہوتا ہے، اس لئے قدامت کی نگرانی اور تنقید کی ضرورت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ "فکر و نظر" خاص طور سے ماہنامہ "البلاغ" کا بڑی مسرت اور صدقِ دل سے خیر مقدم کرتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے بزرگ کی سرپرستی میں نکلنا شروع ہوا ہے، جو ہمارے نزدیک آج قدامت کی بہترین روایات کے حامل ہیں، اور تجدد پر اُن کی جو بھی تنقید ہوتی ہے، وہ خالص دینی و علمی مقصد کے تحت ہوتی ہے نہ کہ کسی اور غرض سے، ہمارے بعض "اصحابِ مدارس" نے اپنی دکانوں کو چمکانے کے لئے آج کل یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ علمی بحث کرتے وقت اُن کی نظر دلائل کی محکمی و نامحکمی پر اتنی نہیں ہوتی، جتنی اس پر کہ وہ کون سی زبان استعمال کریں کہ اُن کے قارئین زیادہ سے زیادہ مشتعل ہوں اور اُن کی "خطابت" کی داد دیں، موچی دروازہ لاہور کی اس طرح کی "خطابت" کا دَور تو سیاسیات میں نہیں رہا۔ خالص علمی و دینی بحثوں میں یہ تا کے چلے گا۔ یہ "اصحابِ مدارس" اس طرح جو آگ بھڑکانے میں لگے ہوئے ہیں، تو وہ یاد رکھیں کہ اِس میں جلنے والے وہی سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت مفتی صاحب نے افتتاحیہ میں لکھا ہے "...... البلاغ کا طرز تبلیغی اور اصلاحی رکھنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ کبھی کبھی خاص خاص مسائل کی تحقیقات بھی آئیں گی......" اور مدیرِ اعلیٰ نے "بسم اللہ" کے تحت رسالے کے اغراض و مقاصد گناتے ہوئے [illegible] "البلاغ" ایک ایسے ماحول میں نمودار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو رہا ہے، جہاں حق و باطل اور نور و ظلمت کی جنگ اپنے عروج پر پہنچی ہوئی ہے۔ اس وقت نورِ حق کے جو چراغ ماحول کی تاریکیوں سے برسرِ پیکار ہیں "البلاغ" ان میں ایک اور چراغ کا اضافہ کرنا چاہتا ہے" وہاں اس امر کا بھی اثبات کیا ہے۔

"آج کی دنیا میں ایک اور اہم مسئلہ جدت اور قدامت کی جنگ ہے، اس جنگ کے بارے میں "البلاغ" کا موقف بہت معتدل ہے۔ اس کے نزدیک کوئی چیز نہ محض نئی ہونے کی وجہ سے پسندیدہ ہے اور نہ صرف جدّت کی بنا پر ناگوار، ہمارے نزدیک کسی شے کی خوبی اور خرابی کا معیار اس کا نیا یا پُرانا ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ذاتی اوصاف ہیں۔ اگر کوئی نئی چیز اسلامی اُصولوں کے مطابق اور فائدہ مند ہے، تو "البلاغ" ہر وقت اسے اختیار کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن جدت کے تعاقب میں اسلام کا دامن چھوڑ بیٹھنا اُسے کسی قیمت پر گوارا نہیں"

خدا کرے "البلاغ" اپنے ارادوں میں کامیاب ہو، اور وہ علمی و دینی دنیا میں ایسا مقام حاصل کرے کہ قدامت کے لئے وہ ایک نیک نمونہ ہو، اور تجدد والے اُس کی تحریروں سے اپنی لغزشوں کی اصلاح کیا کریں۔ قدامت ماضی کے قابلِ قدر ورثے کو تجدد پسندوں کے سامنے پیش کرکے انہیں بتاتی ہے کہ وہ جس ماضی سے اتنے برگشتہ ہیں، وہ سراپا جمود اور فرسودگی نہیں، بلکہ اُس میں ایسے گراں بہا علمی لعل بھی ہیں، جن کی تابانی لازوال ہے، اور وہ ہمیں مستقبل کی راہ ڈھونڈنے میں روشنی دے سکتے ہیں پاکستان میں قدامت کو یہ "رول" ادا کرنا ہے۔

(م۔ک)

طابع۔ ظہیر الدین
مطبع۔ استقلال پریس لاہور
ناشر۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ادارہ تحقیقات اسلامی، راولپنڈی

© rasailojaraid.com